139

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۸ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۵ ذیقعدہ ۱۳۹۱ھ ، ۲۴ فتح ۱۳۵۰ ہش ، ۲۴ دسمبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۹۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے شکوہ کرنا کہ اُس نے ہماری نصرت نہیں کی سخت غلطی ہے

مومن کو مشکل حالات میں گھبرانا نہیں چاہیئے اور صدق و وفا کا نمونہ دکھانا چاہیئے

ایک دوست کو دشمنوں نے سخت تکلیف دی۔ انہوں نے اس کے متعلق دعا کے لئے عرض کیا۔ حضورؑ نے فرمایا :-

"خدا کے ساتھ روٹھنا نہیں چاہیئے اور خدا تعالیٰ کا شکوہ کرنا کہ اُس نے ہماری نصرت نہیں کی، سخت غلطی ہے۔ مومنوں پر ابتلا آتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک کیسی تکلیفیں اُٹھاتے رہے۔ طائف میں گئے تو پتھر پڑے۔ اُس وقت جبکہ آپؐ کے بدن سے خون جاری تھا۔ آپؐ نے کیسا صدق و وفا کا نمونہ دکھایا۔ اور کیا پاک الفاظ فرمائے کہ یا اللہ میں یہ سب تکلیفیں اُس وقت تک اُٹھاتا رہوں گا جب تک تو راضی ہو۔ امتحان کا ہونا ضروری ہے۔ نبیوں اور صادقوں پر ابتلا آتے ہیں۔ حضرت مسیح کو دیکھو کہ کیسا ابتلا آیا۔ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ کہنا پڑا۔ یہودیوں نے پکڑ کر صلیب پر چڑھا دیا۔ غرض مومن کو گھبرانا نہیں چاہیئے اور خدا سے روٹھنا نہیں چاہیئے۔

صادق آں باشد کہ ایامِ بلا ‏ | مے گذارد با محبت با وفا (الہامی)
گر قضا را عاشقے گردد اسیر ‏ | بوسد آں زنجیر را کز آشنا

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷۳)

اخبار احمدیہ

۲۳ رفتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۲ رفتح کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

بورڈ آف ڈائریکٹرز فضل عمر فاؤنڈیشن کا اجلاس

فضل عمر فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا اجلاس مورخہ ۲۶ دسمبر کو بوقت گیارہ بجے قبل دوپہر دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ڈائریکٹر صاحبان کی خدمت میں بذریعہ ڈاک اطلاع بھجوا دی گئی ہے۔ اگر کسی ڈائریکٹر صاحب کو یہ خط نہ ملے۔ تو اس اعلان کے ذریعہ مطلع رہیں۔ ٹھہرانے کا انتظام بھی انشاء اللہ تعالیٰ دفتر میں ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ
۳۱ رفتح (دسمبر ۱۹۷۱ء) کی تاریخ یاد رکھیں

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدہ کنندگان کی یاددہانی کے لئے التماس ہے کہ آپکے وعدوں کا کم از کم ساٹھ فیصد ۳۱ رفتح (دسمبر ۱۹۷۱ء) سے پہلے ضرور وصول ہوکر مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔ اگر اس میں کمی رہ گئی ہو تو اُسے پورا کرنے کی جلد کوشش فرمائیے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ (پاکٹ سائز)

الفضل مورخہ ۱۲ رفتح ۱۳۵۰ ہش / ۱۲ دسمبر ۱۹۷۱ء میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے جس میں قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ کے شائع کئے جانے کا ذکر ہے۔ یہ قرآن کریم پاکٹ سائز اور آفسٹ کاغذ پر طبع ہوا ہے اور نہایت خوبصورت ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس کو لاگت پر فروخت کیا جائے اور کوئی منافع حاصل نہ کیا جائے۔ تا اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو سکے۔ اس کا ہدیہ فی نسخہ تین روپے ہے۔

قرآن مجید طبع ہوکر ربوہ پہنچ چکا ہے اور "ادارۃ المصنفین" کے دفتر سے مل سکتا ہے۔ احباب وہاں سے حاصل کرلیں۔ خود فائدہ اُٹھائیں اور احباب کو تحفہ کے طور پہ پیش کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

(مسعود احمد پبلشر ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ رفتح ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریکی میں صُبحِ صادق کے آثار

ہم قبل ازیں متعدد ادارتی مقالوں میں واضح کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیتِ خاص کے ماتحت مومنوں کو بسا اوقات انتہائی شدید نوعیت کے ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزر کر منزلِ مراد تک پہنچنا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ آزمائشوں کی گھڑیاں اِس لئے لاتا ہے تاکہ ایک تو اُس کے مومن بندے اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو دُور کرکے اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہلے سے زیادہ بیدار، چوکس اور مستعد ہوجائیں دُوسرے جب خدا تعالیٰ ان مہیب ابتلاؤں کو اپنے فضل سے دُور کر دکھائے اور انہیں عظیم الشان کامیابیوں اور فتوحات سے نوازے تو وہ اپنے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کی غیر محدود طاقتوں اور قدرتوں پر نئی بصیرت کے رنگ میں ایمان لاکر اپنے ایمان میں ترقی کرتے چلے جائیں اور اس میں کسی قسم کی کمزوری یا ضعف پیدا نہ ہونے دیں۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مومنوں پر آنے والے ابتلاؤں کا فلسفہ اور ان کی حکمت بیان کرتے ہوئے بعض ایسے مہیب ابتلاؤں کا بھی ذکر کیا ہے کہ جن کے وارد ہونے پر کمزور ایمان والے اور بالخصوص منافقین گھبرا اُٹھے تھے۔ وہ ابتلا اتنے مہیب اور شدید نوعیت کے تھے کہ اُن کی آنکھیں شدید گھبراہٹ اور پریشانی کی وجہ سے ٹیڑھی ہوگئیں، دِل دھڑکتے ہوئے حلق تک آگئے اور وہ اِس طرح ہل کر رہ گئے جس طرح زلزلہ سے زمین ہلنے اور جھٹکے کھانے لگتی ہے۔ بالخصوص وہ لوگ جو نفاق کے مرض میں مبتلا تھے خود خدا تعالیٰ کی ذات کے متعلق شکوک و شبہات میں پڑ گئے اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اللہ اور اُس کے رسول ؐ نے (نعوذ باللہ) ہم سے جھوٹا وعدہ کیا تھا۔ اِس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے حقیقی اور کامل الایمان مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ اِن مہیب اور شدید ترین ابتلاؤں کے وارد ہونے پر قطعاً ہراساں یا مایوس نہیں ہوتے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ بڑھ کر پختگی کے ساتھ اِس یقین پر قائم ہوجاتے ہیں کہ اب اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت تیزی کے ساتھ آئے گی اور اِن ابتلاؤں کو دُور کرکے انہیں کامیاب کر دکھائے گی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے انتظار میں ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ رہتے بلکہ اپنی ذمہ داریوں کو پورے جذبہ و جوش اور کمال درجہ چوکسی اور مستعدی سے ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اُن کا یہ اخلاص اور انکی یہ فدا کاری ہی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو کھینچ لانے کا موجب بنتی ہے۔ چنانچہ جنگ احزاب کے موقع پر جب ایسا ہی مہیب اور دِلوں کو ہلا دینے والا ابتلاء پیش آیا تو اُس وقت کامل الایمان مسلمانوں کے پیش کردہ نمونہ کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ (الاحزاب آیات ۲۳، ۲۴)

یعنی جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول ؐ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول ؐ نے بالکل سچ کہا تھا۔ اِس واقعہ (ابتلاء) نے انہیں ایمان اور اطاعت میں کمزور نہیں کیا بلکہ ایمان اور اطاعت میں انہیں اَور زیادہ بڑھا دِیا۔ ان مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنے اُس وعدہ کو جو اُنہوں نے اللہ سے کیا تھا پُورا کر دِکھایا یعنی بعض تو ان میں سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پُورا کر دیا اور بعض ایسے ہیں کہ ابھی انتظار کر رہے ہیں کہ کب موقع میسر ہو کہ وہ بھی اپنی نیت کو پُورا کر دِکھائیں یعنی لڑتے لڑتے اللہ کی راہ میں شہید ہوجائیں۔

پس ابتلاؤں کے وارد ہونے پر حقیقی مومن نہ گھبراتے ہیں، نہ مایوسی کو اپنے قریب آنے دیتے ہیں بلکہ ایمان اور اطاعت میں اَور زیادہ ترقی کرکے اپنی ذمہ داریاں نباہنے میں اَور زیادہ جانکاہی کے ساتھ مصروف ہوجاتے ہیں کیونکہ وہ بصیرت کی آنکھ سے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ مصائب و آفات کے بادل چھٹنے والے ہیں، ظلم اور جَور کی اندھیری رات کٹنے اور عنقریب ختم ہونے والی ہے اور خدائی وعدوں کے بموجب کامیابی و کامرانی اور فتح و اقبال کا سُورج طلوع ہونے والا ہے۔ جُوں جُوں مشکلات و مصائب کی تاریکی بڑھتی جاتی ہے ان کے اِس یقین میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے کہ صُبحِ صادق کا اُجالا نمودار ہونے کا وقت قریب آرہا ہے۔ وقتی اور عارضی مشکلات و مصائب میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ان کی سعی و عمل اور جہدِ مسلسل میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ وہ تھکنے یا ہمت ہارنے کا نام نہیں لیتے۔ صرف اور صرف وُہی تھکتے یا ہمت ہارا کرتے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ کی ذات، اُس کی غیر محدود طاقتوں اور صفات، آسمانی تائیدات اور کامیابیوں اور کامرانیوں کی بشارات پر حقیقی ایمان حاصل نہ ہو۔

آج ہم اہلِ پاکستان کو مشرقی محاذ پر جس سراسر وقتی اور عارضی ناکامی سے دوچار ہونا پڑا ہے اور جس ابتلاء شدید میں سے آجکل ہم گزر رہے ہیں اِس میں کامیاب ہونے کی ایک ہی راہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات، اُس کی تائیدات اور اسکی بشارات پر دِلی بصیرت کے ساتھ ایمان رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعاؤں اور انتہائی جدّوجہد سے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو پہلے سے بھی زیادہ جذبہ و جوش کے ساتھ نبھاتے چلے جائیں اور اِس بات پر پختہ ایمان رکھیں کہ یہ بڑھتی ہوئی تاریکی اِس امر کی آئینہ دار ہے کہ اب صُبحِ صادق کا اُجالا نمودار ہونے کو ہے۔ اگر ہم سیاسی سطح پر رُونما ہونے والی بعض اہم تبدیلیوں کے پیشِ نظر بصیرت کی آنکھ سے دیکھیں تو ہم موجودہ تاریکی میں بھی ایک پُر نُور سویرے کے آثار دیکھ سکتے ہیں۔ تاریکی خواہ کتنی ہی بڑھ جائے، خدا تعالےٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے پُر نُور سویرا ضرور رُونما ہوگا، ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم دُعاؤں اور مسلسل قربانیوں سے متعلق اپنی ذمہ داری نبھاتے چلے جائیں۔

نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

خُدا کا نُور ہیں ہم کو بجھا سکا نہ کوئی
وُہ نقش ہیں جسے اب تک مٹا سکا نہ کوئی

اُٹھے تھے قیصر و کسریٰ ہمیں مٹانے کو
مِٹے خود ایسے کہ اُن کو بچا سکا نہ کوئی

رُکیں تو کوہِ گراں ہیں، بڑھیں تو سیلِ رواں
ہماری راہ میں اب تک تو آسکا نہ کوئی

دِیا ہے ہم نے زمانے کو نُور بطحا کا
جو شمع ہم نے جلائی جلا سکا نہ کوئی

ہمارے دِل میں محمدؐ، نگاہ میں اللہ
سوائے ان کے نظر میں سما سکا نہ کوئی

یہ قوم موت کی آغوش میں پنپتی ہے
نڈر وُہ ہے اِسے اب تک ڈرا سکا نہ کوئی

لبوں پہ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
سبق جو ہم نے سُنایا سُنا سکا نہ کوئی

خُدا، خُدا ہے وُہ قادر بھی ہے توانا بھی
جو اُس کے ہو گئے اُن کو جھکا سکا نہ کوئی

(ڈاکٹر سید منیر بدر وازی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی نسل کی اعلیٰ تربیت کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو حقیقی اور سچا مسلمان بنائیں

ملک و قوم کو ایسی ماؤں کی ضرورت ہے جو اپنی جان مال اور اولاد قربان کر دینے کیلئے ہر وقت تیار ہوں

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ۱۹۷۲ء کے موقعہ پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا افتتاحی خطاب

(۳)

دنیا میں جتنے بڑے بڑے انسان گذرے ہیں۔ جتنے بڑے بڑے لیڈر گذرے ہیں جتنے بڑے بڑے جانباز گذرے ہیں۔ ان کی ماؤں نے ان کو یقیناً اعلےٰ تربیت دی جس کے نتیجہ میں انہوں نے ملک و قوم اور دین کی خدمت کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی پچھلے سالوں میں اپنی بعض تقاریر میں جو آپ کے سامنے کی ہیں بتایا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد بہرحال دنیا پر بڑی تباہی آنے والی ہے اور اس تباہی کے آثار ساری دنیا میں نظر آرہے ہیں ہم تو ایک خدا کے نبی کی جماعت ہیں۔ ہمارا تو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں۔ جو تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے ہمیں پہنچی ہے اور یہ وہی تعلیم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو سال پہلے لے کر آئے تھے لیکن دنیا نے اس قرآن کو بھلا دیا۔ اس کو پڑھنا چھوڑا۔ یاد کرنا چھوڑا ترجمہ کرنا چھوڑا۔ صرف ظاہری احترام کو باقی رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے یہ ثابت کیا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے جو ہماری دعاؤں کو سنتا ہے وہ انسانوں سے کلام کرتا ہے ان کی مدد کرتا ہے جو اس سے تعلق رکھتے ہیں وہ ان سے اس سے زیادہ تعلق رکھتا ہے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہمارے رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نبی ہیں۔ ہماری کتاب زندہ کتاب ہے اور ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے اور جب ہمارا خدا زندہ خدا ہے ہمارا رسول زندہ رسول ہے ہماری کتاب زندہ کتاب ہے اور ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے اس کے ماننے والے افراد پھر مردہ کیسے ہو سکتے ہیں۔ اگر تو حقیقت میں ہم نے احمدیت کو سچا سمجھ کے مانا ہے تو اسلام کی زندگی کی خاطر قرآن کی زندگی کی خاطر۔ خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو زندہ ثابت کرنا پڑے گا اپنے افعال سے اپنے کردار سے اپنی قربانیوں سے ایسی قربانیاں دیکھ کہ جن کے نتیجہ میں دنیا پکار اٹھے کہ یہ واقعی احمدی خواتین ایک زندہ قوم کی خواتین ہیں۔ اور روئے زمین سے ان کی ہستی کو کوئی قوم مٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔

انسان زندہ رہتا ہے اپنی قربانیوں سے۔ قوم زندہ رہتی ہے اپنے کاموں سے ہمیں بھی وہی قربانیاں دینی پڑیں گی جو ہم سے پہلے صحابیات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہیں۔ خواہ وہ مالی قربانیاں ہوں خواہ وہ قربانیاں اولاد کی ہوں ان کو دین کے لئے وقف کرکے۔ ان کی اعلےٰ تربیت کرکے ان کو نیک بنا کر۔ ان کو دین کی خاطر قربانی دینے والا بنا کر۔ ان کو قوم کے مجاہد بنا کر۔ خواہ وہ قربانیاں بیٹیوں کی صورت میں ہوں ان کو ایسی دیندار بناؤ کہ آئندہ وہ قوم کی ایک نہایت اچھی اور اعلیٰ قسم کی تربیت یافتہ مائیں بن سکیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کا ایک رؤیا جو انہوں نے اپنی ایک تقریر میں آپ کے سامنے بیان فرمایا تھا اسی بات پر روشنی ڈالتا ہے آپ فرماتی ہیں میں نے دیکھا کہ

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کرسی پر تشریف رکھتے ہیں۔ ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا کہ حضور لڑکیوں کے بارے میں کیا حکم ہے۔ آپ نے بڑے جلال سے جواب میں فرمایا کہ

"جب تک اپنی بیٹیاں بنیاد میں نہیں دو گے احمدیت کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی"

(الفضل ۱۰ دسمبر ۱۹۶۲ء)

دین کی خاطر اپنے اوقات کو قربان کرکے سلسلہ کے کاموں میں حصہ لیں۔ سلسلہ کے پروگراموں میں جماعت اور لجنہ کے کاموں میں اور ہر کام میں جو بھی کیا جائے حصہ لیں یہ ہے وہ حقیقی نصب العین جو لجنہ کی ہر ممبر کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے چند کام کر لئے۔ چندہ لکھوا دیا۔ رپورٹ باقاعدہ بھجوا دی یہ تو تمام کام ثانوی کیا یہ تو اس معیار کے سامنے ذرہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتے جو ہمارا ہونا چاہیئے۔ ہمارا حقیقی مقصد اور نصب العین بہت ہی بلند اور بہت ہی ارفع ہے۔ میں امید کرتی ہوں اپنی بہنوں سے کہ وہ اس جمود اور سستی کو دور کریں گی اور ہر لجنہ خواہ وہ بڑے سے بڑے شہر کی ہو یا چھوٹے سے چھوٹے قصبہ کی یا گاؤں کی۔ اول تو کوئی ایسا شہر نہیں ہونا چاہیئے۔ کوئی ایسا قصبہ گاؤں اور ایسی بستی نہیں چاہیئے کہ وہاں تین احمدی خواتین پائی جاتی ہوں اور وہاں لجنہ قائم نہ ہو۔ ہماری اس وقت خدا کے فضل سے آٹھ نو سو یا غالباً ہزار کے قریب احمدی جماعتیں ہیں لیکن اس کے مقابل پر لجنات صرف پانچ سو، پندرہ ہیں۔ ان سب میں سے سال رواں میں تین سو لجنات کی طرف سے چندہ موصول ہوا ہے اور رپورٹیں تو اس سے بھی کم تعداد میں۔ چندہ کی رفتار اور رپورٹوں کی رفتار خود بتا رہی ہیں کہ کیا ہم اپنے اس دعویٰ میں سچے ہیں کہ ہم نے خدا سے یہ عہد باندھا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔

جب ہم میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ قانون بنا دیا تھا کہ اب کوئی طوعی ممبر نہیں ہر احمدی خاتون سولہ سال سے اوپر کی لجنہ اماء اللہ کی ممبر ہوگی تو کوئی وجہ نہیں کہ لجنہ کی تنظیم میں ہر احمدی عورت چاہے وہ دنیا کے کسی کونے میں پائی جاتی ہو شامل نہ سمجھی جائے۔ اس سلسلہ میں میں پہلے بھی اور اب بھی اس چیز پر زور دوں گی کہ ہمارے ضلعی نظام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جائے۔ اس وقت ہمارے پاکستان میں احمدیہ جماعتیں کثرت سے دیہات میں پائی جاتی ہیں شہروں میں بھی ہیں شہروں کی تنظیم پھر کچھ اچھی ہے لیکن دیہات جہاں کہ تعلیم کم ہے ان کے اوپر اگر ہم زیادہ زور دیں تو ان سے ہم زیادہ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں ان کے دلوں میں محبت ہے۔ لیکن صحیح تربیت اور صحیح تنظیم نہ ہونے کی وجہ سے بہت سی قربانیوں سے محروم رہ جاتی ہیں اور بہت سے کاموں میں جن میں وہ ہمارا ہاتھ بٹا سکتی ہیں نہیں بٹا سکتیں اس لئے پہلے تو ہر بڑا شہر جو ضلع کا صدر مقام ہے وہ اپنی تنظیم مضبوط کرے تنظیم کو مضبوط کرنے سے میری مراد یہ ہے کہ ایسی عہدہ دار نہ رکھی جائیں کہ جو صرف نام کی عہدہ دار ہوں۔ بلکہ ایسی عہدہ دار رکھی جائیں جو حقیقت میں جو کام ان کو کرنے کو کہا جائے وہ کام کرنے کو تیار ہوں۔ ایسی خواتین مجلس عاملہ میں رکھیں کہ جو مختلف دیہات وغیرہ (جو ان کے ضلع میں ہیں) کا دورہ کریں اور پروگرام بنائیں ان کے چندے کی وصولی کا انتظام کریں۔ انہیں کام کرنا سکھائیں گا بہت سے دیہات میں شہروں سے بھی اچھا کام ہو رہا ہے۔ جہاں نہیں ہو رہا۔ دیہات تعلیم کا انتظام کریں اور ان کی تنظیم کریں۔

ہر ضلع ایک سالانہ جلسہ کرے جس میں ان کے ضلع کی تمام ذمہ دار نمائندگان آئیں ان کے کھانے وغیرہ کا انتظام کیا جائے بے شک اس پر خرچ وغیرہ زیادہ ہوگا ممکن ہے اس کا اثر ان کے چندے پر بھی پڑے لیکن اس سے جو نتیجہ حاصل ہوگا وہ بہت اچھا ہوگا۔

دوسرا پروگرام جو خاص طور پر آج میں اپنی بہنوں کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہمارے ملک پاکستان کو جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا جو اس لئے حاصل کیا گیا تھا کہ خدائے واحد کا نام اس میں بلند کیا جائے جو اسلئے حاصل کیا گیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر چلنے والے۔ اس پر عمل کرنے والے اور آپ سے محبت کرنے والے پیدا ہوں۔ اس کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۶۵

روس میں — اسلام اور ثقافت ہم معنی ہیں

اس خطہ ارض میں اسلام ایک ثقافتی اتحاد کے طور باقی ہے۔مادی تعلیم اور مذہب کے خلاف سرکاری پروپیگنڈے کے نتیجہ میں اسلام بحیثیت مذہب کے طور پر بعجلت زوال ہے۔انتشار و دہریت کی شکار ہے اور زیادہ تر مساجد میں۔علی الخصوص صوبائی دارالحکومتوں میں عمر رسیدہ لوگ ہی نظر آتے ہیں۔

ازبک کے ایک وسط عمر کے باشندہ نے افسردگی کے عالم میں کچھ یوں شکایت کی "ہمارے ارباب اختیار اکثر مذہب کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں۔اس لئے ہمارے نوجوانوں نے مسجد جانا بند کر دیا ہے"

مذہب کی نظریاتی جنگ کے باوجود روسی حکام نے مسلمانوں کو محدود حد تک آزادی دے رکھی ہے۔روس میں آباد جتنے مختلف مذاہب کے پیرو کار ہیں ان میں شمار و حساب سے اسلام دوسرے درجہ پر آتا ہے۔ملک میں چار اسلامی انتظامیہ ہیں۔جن میں سے ایک ایشیائے وسطی ہے۔جہاں روسی مسلمانوں کی نصف سے زیادہ زیادہ کی رہائش پذیر ہے۔ایک لحاظ سے یوں کہا جاسکتا ہے کہ اس کی وجہ حکومت کی خارجہ پالیسی کو مضبوط کرتا ہے۔مشرق الاوسط اور ایشیاء کے مسلمانوں کو روسی حکومت یہ یقین دلانے کی پوری کوشش کرتی ہے کہ اسلام اور سوشلزم میں باہم گنہ رنگی ہے دوسرے ممالک سے مسلمان راہنما اور ثقافتی وفد متواتر ایشیائے وسطی میں آتے رہتے ہیں اور ایک معمولی تعداد میں مسلمان بھی ملک سے باہر جاتے ہیں۔

روسی افسران بخارا کا قدیمی خوبصورت شہر ہر کسی کو دکھاتے ہیں۔جہاں مذہبی تعلیم کا ایک ادارہ آج بھی چل رہا ہے۔ہر سال یہاں پچاس مسلمان نوجوان مذہبی پیشوائی کے لئے تیار کئے جاتے ہیں۔عبداللطیف محمودو اس ادارہ کے ڈائریکٹر ہیں۔جسے "میر عرب مدرسہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ڈائریکٹر مذکور کا کہنا ہے کہ اس مدرسہ میں داخلہ کے لئے ہر سال تاشقند میں امتحان داخلہ دسویں جماعت تک تعلیم رکھنے والوں کو دیا جاتا ہے۔موجودہ طالب علم بارہ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھتے ہیں جن میں ترک۔تاترک۔اور قزاخ بھی ہیں۔

سات سال کی تعلیم کے بعد طالب علموں کو مزید تعلیم کے لئے دوسرے مسلمان ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔فی الوقت مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبہ شام، مصر، لیبیا، اور مراکو میں زیر تعلیم ہیں۔

مسٹر سلطان محمودو جو کہ خود دمشق (شام) کے تعلیم یافتہ ہیں کا بیان ہے کہ تاشقند میں اعلیٰ اسلامی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ کے قیام کا منصوبہ زیر غور ہے۔جہاں چالیس طلباء تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

۱۹۵۵ء سے روسی حکام نے قرآن کریم کے تین چھوٹے ایڈیشنوں کی طباعت کی اجازت بھی دی ہے۔آخری ایڈیشن ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا چونکہ یہ ابتدائی رسم الخط میں تھا اس لئے اکثر ایشیائے وسطی کے رہنے والے اسے سمجھ نہیں سکتے۔انکی اپنی زبانیں بھی اسی رسم الخط میں تھیں۔ جسے آج وہ بھول گئے ہیں۔

اس امر کا پتہ لگانا ناممکن ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی کے خلاف روسی پراپیگنڈا نہ کیا جاتا تو اسلام کس قدر پائیدار بنیادوں پر استوار ہو سکتا۔ لیکن یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ ایشیائے وسطی (روس) کے تمام نوجوان مذہب میں دلچسپی سے احتراز کرتے ہیں۔برعکس اس کے کبھی کبھار کوئی ایسا نوجوان بھی مل جاتا ہے جو مارکس کے نقطہ نظر کی تردید کرتا ہے ایک یونیورسٹی کے گریجویٹ طالب علم کو یہ کہتے سنا گیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھتا ہوں۔لیکن میرا خیال ہے کہ تمام لوگوں کے دل کی گہرائیوں میں خدا تعالیٰ پر ایمان کا ذرہ تو پایا ہی جاتا ہے۔

اسلامی مدرسہ کے ڈائریکٹر نے اپنا عندیہ اس طرح پر بیان کیا کہ مدرسہ میں داخلہ کی ایک آسامی کے لئے چھ درخواستیں موصول ہوتی ہیں جو کہ اسلامیات میں وسیع دلچسپی کے ثبوت کے علاوہ روسی حکام کی توقعات کے برخلاف ہے۔

اسلامی اثرات حکومت کے لئے یقیناً باعث تشویش ہیں۔ اسکا ثبوت روسی اخبارات و رسائل سے بھی مہیا ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر فکر گھر کی اسلامی روایات اور رسومات لاحق کر رہی ہیں۔جن کی وجہ سے روسی حکام کو ایشیائے وسطی میں رہنے والے مسلمانوں کی اقتصادی اور معاشرتی زندگی کو دور جدید میں ڈھالنے میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

رسومات از قسم شادی اور مزاروں کی زیارت زیادہ تر دیہات میں رہنے والے کسانوں میں مضبوطی سے مروج ہیں۔لیکن گذشتہ سال ازبک پارٹی کے ایک لیڈر نے شکایت کی کہ اینڈیکا ژین کے صوبہ میں کئی ایسے معلمین طلبہ اور ڈاکٹر بھی ہیں جو اسلامی طور پر شادی کرتے ہیں۔نہ صرف یہ بلکہ کمیونسٹ پارٹی کے ممبران پر بھی اسلامی رسومات بجا لانے کا الزام عاید کیا گیا۔

حکومت کو اس سے بڑھ کر تشویش اس امر پر ہے کہ اسلام روسی مسلمانوں میں قومیت کے شعور اور گروہی استحکام کو دوام دے رہا ہے۔

مثال کے طور پر بحوالہ بالا ازبک راہنما نے کہا کہ مذہبی بقا کے نتیجہ میں "نیشنلزم" "قومی تنگ نظری" اور جذبہ تفاخر بار نوازی ابھرتے ہیں اور مسلمان پیشواؤں کو متنبہ کیا کہ اسلام کو قومی امتیازات کے تحفظ کے ضامن کے طور پر پیش نہ کریں اور اسے قومی جذبات سے کھینچنے کے مترادف نشر کریں۔

اگرچہ حکومت نے ایشیائے وسطی (روس) میں نسلی ثقافت کی نشوونما میں مدد کی ہے۔لیکن آج یہ اس کے سیاسی اثرات و نتائج کو بہت محسوس کرتی ہے۔کبھی بنیادی طور پر روس کے زیر نگیں قومی بہ فلاح" پر زور دیا جاتا تھا لیکن آج نام نہاد نسلی ثقافت اور قومی استحکام نظریاتی منتہا ہیں۔

روس میں حال ہی میں ایک اور نظریہ کو پھیلانا شروع کیا گیا ہے کہ روسی مسلمان راہنما اسلام کو زمانہ جدید کے مطابق بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اور رسومات سے اسے صاف کیا جا رہا ہے اور فی زمانہ روسی طرز حیات سے تطابق پیدا کیا جا رہا ہے۔کہا جاتا ہے کہ مسلمان علماء اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام اور کمیونزم فی الحقیقت ایک ہی چیز ہیں۔سوشلزم کا ماخذ اسلام ہے یہ طرز خیال غیر معمولی طور پر روسی پراپیگنڈا کرنے والوں کے حق میں ممد ثابت ہوتا ہے جو کہ اس بات کی پُر زور تردید کرتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ایسے نتائج اخذ کرنا جائز ہے۔ بایں کہ اسلام اور کمیونزم نظریاتی طور پر ایک دوسرے سے متشابہ ہیں۔

روسی حکومت بڑی احتیاط سے ایک طرف تو بیرون از ملک مسلمانوں کو اسلام دوستی کا یقین دلاتی ہے اور دوسری طرف اندرون ملک اسلام کا مذہبی اور ثقافتی بنیادوں پر مقابلہ کر رہی ہے۔

(بحوالہ کرسچین سائنس مانیٹر مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۷۱ء ترجمہ محمد ادریس چوہدری)

معلومات برائے کورسز

ادارہ تعلیم و تحقیق۔ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس لاہور

(انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ)

ڈگری:- ایم - ایڈ سیکنڈری - مدت ایک سال
" " " پرائمری " "

شرائط داخلہ:- ۱- بی اے / بی ایس سی۔ ۲- بی ٹی / بی - ایڈ۔
۳- تدریسی تجربہ ۲ سال جو ایم - اے / ایم - ایس سی کی صورت میں ایک سال ہونا لازمی ہے۔
(داخلے سال کے وسط میں ہوتے ہیں تاریخ داخلہ کا اعلان اخبارات میں اشتہار کے ذریعے کیا جاتا ہے)

ڈگری:- ایم - اے - ایجوکیشن - سیکنڈری - مدت - ۲ سال
" " " " پرائمری - " "

شرط داخلہ:- بی - اے / بی ایس سی۔
داخلے بی - اے / بی - ایس - سی (پنجاب یونیورسٹی) کے نتائج کے اعلان کے بعد ہوتے ہیں۔ جن کی تاریخوں کا اعلان اخبارات میں کیا جاتا ہے۔

ڈگری:- ایم - ایڈ - ٹیکنیکل - بزنس ایجوکیشن - مدت - ۲ سال
" " " انڈسٹریل آرٹس - " "

شرائط داخلہ: بی - اے / بی - ایس سی۔
(داخلے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بی - اے / بی ایس سی کے نتائج کے اعلان کے بعد اخبارات میں مشتہر ہونے والی تاریخ کے مطابق ہوتے ہیں)

فارم اور دیگر معلومات ایڈمنسٹریٹو آفیسر، ادارہ تعلیم و تحقیق، پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس، لاہور ۲۰ سے پتہ لکھا ہوا لفافہ بھیج کر منگوائے جاسکتے ہیں۔

سید عبداحمد (ایم، ایس سی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

مجالس جائزہ لیں کہ کیا ان کا بجٹ سو فی صدی پورا ہو گیا ہے (قائد مال مجلس انصار اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۶۹

میں نصیر الدین ولد محمد رشید الدین صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن نیو ٹاؤن کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بطور جیب خرچ -/۱۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- نصیر الدین ابن محمد رشید الدین صاحب۔ ۴-K۔ موڈل گارڈن نیو ٹاؤن پوسٹ آفس کراچی نمبر ۵

گواہ شد: شیخ شریف احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی ۶۶۹/۹ دستگیر سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی نمبر ۳۸۔

گواہ شد: محمد رشید الدین والد موصی ۴-K موڈل گارڈن نیو ٹاؤن کراچی ۵۔

مسل نمبر ۲۰۵۷۲

میں زینب بی بی بیوہ شیر محمد صاحب مرحوم قوم کھوکھر عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ ۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) مکان رقبہ ۵ مرلے فیکٹری ایریا ربوہ ایک صد مالیتی تین ہزار روپے

(۲) ایک پرانی مشین سنگر مالیتی ۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد: زینب بی بی

گواہ شد: محمد بشیر کارکن کالج ربوہ

گواہ شد: عبد الرفیق آصف ولد احمد دین صاحب ۳/۲ دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۷۳

میں ہدایت بی بی زوجہ چوہدری عبد الغفور صاحب۔ قوم جٹ عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر مبلغ پانچصد (۵۰۰) روپے جو بعدرسنے زیور وصول کر لیا گیا۔ (۲) زیور طلائی ساڑھے آٹھ (۸½) تولے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: ہدایت بی بی۔

گواہ شد: عبد الغفور دارالصدر شرقی الف خاوند موصیہ۔ ربوہ

گواہ شد: گلزار احمد ہاشمی ولد مختار احمد صاحب ہاشمی دارالصدر شرقی۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۵۷۴

میں صغریٰ بیگم زوجہ خواجہ ہدایت اللہ صاحب بٹ قوم مغل عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی ساکن بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر مبلغ تین صد روپے بذمہ خاوند

(۲) زیور طلائی پندرہ تولے مالیتی اندازاً ستائیس صد روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائیں۔

الامۃ صغریٰ بیگم اہلیہ خواجہ ہدایت اللہ بٹ صاحب بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد: ہدایت اللہ ولد محمد عبد اللہ صاحب بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: خواجہ مسعود احمد ولد خواجہ محمد شریف صاحب مکان ۱۴۳/۱۲۔ گول بازار ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۷۵

میں حمیدہ بیگم زوجہ مرزا محمد یعقوب صاحب۔ قوم مغل عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن لائل پور ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۸/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند دو صد روپے

۲۔ کانٹے طلائی نو ماشے مالیتی ۱۴۸ روپے

۳۔ انگوٹھی طلائی چار ماشے مالیتی ۷۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ: حمیدہ بیگم

گواہ شد: عطاء حسین شاہ نمبر ۱۱۱۵۳ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لائل پور

گواہ شد: فضل کریم بقلم خود۔ صدر حلقہ کریم نگر لائل پور شہر۔

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ۲۴ر نومبر کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے نو مولودہ بابو نواب دین صاحب صحابی (مرحوم) کی پوتی اور محمد انور صاحب بٹ ٹھیکیدار کنٹین ٹی آئی کالج ربوہ کی نواسی ہے حضرت بیگم صاحبہ حرم حضرت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بچی کا نام مبشرہ ریحانہ رکھا ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو لمبی عمر عطا فرمائے نیک اور دین کی خادمہ بنائے آمین۔ (مبارک احمد انصاف کمپنی رجسٹرڈ۔ پرانی غلہ منڈی لائل پور)

زد جام عشق
طاقت کا
بہترین تحفہ
قیمت خوراک ایک ماہ ۲۵ روپے

اکسیر اٹھرا
بچے
ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال از حد مفید ہے۔
مکمل کورس - ۲۰ روپے

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ڈرنگ بازار سیالکوٹ

ہر صاحب استطاعت احمدی
کا
فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے اور
اپنے احمدی دوستوں کو پڑھنے
کے لئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کے مختلف محاذ ـــــ جماعت احمدیہ کی مالی تحریکات

ایک اہم محاذ صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات اور چندہ جلسہ سالانہ بھی ہے

(محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے۔ ناظر بیت المال آمد)

خدمت دین کی توفیق محض خدا کے فضل سے ملتی ہے اور صرف ایسی سعید روحوں کو ملتی ہے جو خلوص نیت کے ساتھ اپنے سب کام خدا کے سپرد کر کے اپنے اوقات۔ اپنی طاقتوں۔ اپنی توجہ اور اپنی ہر چیز کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے بے چین اور اس کے لئے بیتاب ہوتی ہیں اور جب خدا تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے اس کی توفیق دیتا ہے تو وہ دن دیکھتے ہیں نہ رات۔ بیوی بچوں کی ضروریات اور دنیوی کام کاج کو خدا کے سپرد کر کے اور اپنے آرام کو نظر انداز کر کے اپنے اوقات خدا کے لئے وقف کر دیتے اور خدمت دین میں صرف کر دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے عہدیدار خدا کے فضل سے انہی سعید روحوں میں سے ہیں جو اس کی دی ہوئی توفیق سے بڑی فدائیت اور اخلاص کے ساتھ اسلام کی فتح اور غلبہ کے دن کو قریب تر لانے اور دنیا کو اسلام کے نور سے منور کرنے کے لئے خدمت دین میں مصروف ہیں اور دینی کاموں میں اپنے اوقات صرف کر رہے ہیں کیونکہ انہیں اس امر کا شدید احساس ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق :-

"اس وقت ہم ایک ایسے نازک مقام پر ہیں کہ ذرا سی سُستی اور غفلت کے ذریعہ ہم خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والوں میں بھی شامل ہو سکتے ہیں اور اپنے فرائض ادا کر کے ہم خدا تعالیٰ کی بہترین مخلوق بھی بن سکتے ہیں" (شوریٰ ۱۹۳۶ء)

اللہ تعالیٰ اپنے ان ناچیز بندوں کو اپنی رحمت کی آغوش میں لے کر ذمہ داریوں کو سمجھنے اور با حسن طریق فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی ناچیز کوششوں میں برکت ڈالے اور انہیں مثمر ثمرات بنائے۔ اس طرح کہ سب خدا کی رضا کو حاصل کرنے والے اس کی بہترین مخلوق میں سے بن جائیں اور خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔

غلبہ اسلام کی مہم کے کئی ایک محاذ ہیں جہاں خدا کے فضل سے خلافت احمدیہ کی برکت کے طفیل کفر و الحاد سے بھرپور جنگ جاری ہے۔ عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ ہر محاذ کی مضبوطی کا خیال رکھتے ہوئے سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک کے ساتھ ساتھ صدر انجمن احمدیہ کے دیگر لازمی چندہ جات (چندہ عام / حصہ آمد) کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف بھی مخلصین جماعت کو بار بار توجہ دلائیں اور وصولی کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی کوششوں کے بہترین نتائج پیدا کرتے ہوئے انہیں اپنے محبوب بندوں میں سے بنا لے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد)

جناب نور الامین نے نائب صدر کے عہدے کا حلف اٹھا لیا

راولپنڈی ۲۲ دسمبر۔ آج ایوان صدر میں پاکستان کے نائب صدر جناب نور الامین نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ آپ نے قوم کے نام اپنے نشری پیغام میں کہا اس وقت جبکہ مشرقی پاکستان کو دشمن اپنے پاؤں تلے روند رہا ہے میں قائد اعظم کے ورثے کا تحفظ کرنے اور مشرقی اور مغربی پاکستان کے اتحاد کو بحال کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا۔

عازمین حج پر کوئی پابندی عائد نہیں ہے

راولپنڈی ۲۲ دسمبر۔ حکومت پاکستان نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ حج پر جانے کے لئے جن افراد کے نام قرعہ اندازی میں نکل چکے ہیں وہ حج پر جا سکتے ہیں حکومت نے بیرونی ممالک کے سفر پر جو پابندی عائد کی ہے اس کا اطلاق عازمین حج پر نہیں ہوگا۔

بھارت اور پاکستان اپنی فوجوں کو اپنے علاقوں میں واپس لے جائیں

سلامتی کونسل کی قرارداد

نیویارک ۲۲ دسمبر سلامتی کونسل نے پاک بھارت جنگ سے متعلق ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ برصغیر میں پائیدار امن قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں ملکوں کی فوجیں جتنی جلد ممکن ہو اپنے اپنے علاقوں میں واپس چلی جائیں اور ریاست جموں و کشمیر میں بھی دونوں ملک اپنی فوجوں کو ایسے مقامات پر لے جائیں جہاں پر گزشتہ جنگ بندی لائن کی پابندی ہو سکے۔ قرارداد میں جنگی قیدیوں کے متعلق جنیوا کنونشن کے فیصلوں کی پابندی کرنے کے لئے بھی کہا گیا ہے۔ ۱۳ ممبروں نے قرارداد کے حق میں ووٹ دیئے جبکہ صرف دو ممبروں یعنی روس اور پولینڈ نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

چین کے نمائندے نے اس قرارداد کو ناکافی قرار دیا اور کہا کہ اس میں حملہ آور کی مذمت نہیں کی گئی۔ جو کہ بہت ضروری تھی۔

بھارتی وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر پاکستان نے مشرقی پاکستان پر فوج کشی کرنے کی کوشش کی تو برصغیر کی سلامتی پھر خطرے میں پڑ جائے گی۔

پاکستانی مندوب جناب آغا شاہی نے اس کا جواب دیتے ہوئے واضح کیا کہ مشرقی پاکستان پاکستان کی سرزمین ہے اس لئے وہاں پاکستان کو فوج رکھنے کا حق حاصل ہے۔ ایک جارح ملک کے فوجی تسلط کی وجہ سے پاکستان کا یہ حق زائل نہیں ہو سکتا۔

سلامتی کونسل نے اپنی قرارداد میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے کہا ہے کہ وہ اس قرارداد پر عمل درآمد کرنے کے لئے اگر مناسب سمجھیں تو اپنا کوئی خصوصی نمائندہ برصغیر میں بھیجیں۔

جناب آغا شاہی نے اس قرارداد کو ناکافی قرار دیا ہے اور کہا کہ برصغیر میں بھارت کی جارحیت کی وجہ سے صورت حال حقیقی سنگین ہے یہ قرارداد اس کی نسبت زیادہ نرم ہے۔ آپ نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل برصغیر میں امن قائم رکھنے اور جارح ملک کو حملہ کرنے سے روکنے میں ابھی تک ناکام رہی ہے

ملک کے بائیس ۲۲ امیر ترین خاندانوں کے پاسپورٹ ضبط کر لئے گئے

راولپنڈی ۲۲ دسمبر۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی ہدایت پر حکومت پاکستان نے ملک کے ان بائیس خاندانوں کے پاسپورٹ ضبط کر لینے کا حکم صادر کیا ہے جو ملک کے امیر ترین خاندان سمجھے جاتے ہیں۔ حکم کے ماتحت ان خاندانوں کے تمام افراد ان کے رشتہ دار اور زیر کفالت افراد کے پاسپورٹ بھی ضبط کر لئے جائیں گے۔ اس سلسلے میں حکومت نے ایک بیان میں کہا کہ اس ہدایت کا مقصد یہ ہے کہ یہ خاندان اپنے اس سرمایہ اور دولت کو واپس اپنے ملک میں لائیں جو وہ بیرونی ممالک میں لے جا چکے ہیں۔ حکومت کو اچھی طرح یہ علم ہے کہ ایسے افراد کون کون سے ہیں۔ ۱۹۶۹ء میں انہوں نے اپنی چھپی ہوئی دولت کے جو گوشوارے داخل کرائے تھے وہ بھی حکومت کے پاس موجود ہیں اس لئے حکومت اپنی ہدایت پر ان لوگوں سے پوری طرح عمل درآمد کرا سکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ یہ لوگ از خود اپنی دولت کو ملک کی دفاعی ضروریات کے لئے ملک میں واپس لائیں۔

صدر پاکستان کی خاطر ٹریفک کو نہ روکا جائے

راولپنڈی ۲۲ دسمبر۔ صدر پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ہدایت کی ہے کہ جب ان کی کار سڑکوں سے گزرے تو پولیس ٹریفک کو قطعاً نہ روکا کرے کیونکہ میں عوامی لیڈر ہوں مجھے لوگوں سے تحفظ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پولیس کو ان راستوں پر متعین کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے جہاں سے صدر پاکستان نے گزرنا ہوتا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲